



کارکردگی صفر ہونے کی وجہ سے عوام کو حکومتی و ریاستی اداروں میں دلچسپی نہ رہی: رپورٹ

اہور (کامرس رپورٹ) تھنک نیٹ انسٹی ٹیوٹ فار پالیسی ریفارمنٹ نے ملک میں خراب طرز حکومت اور سیاسی عدم احترام کے بارے میں "ملک میں سماجی احترام کے لیے بہتر طرز حکومت کیلئے داوجنگ نیٹ بلکہ حکمت عملی" کے عنوان سے اخلاقی صفات پر مشتمل ایک مفصل رپورٹ جاری کی ہے، جس کے مطابق ملک میں امن و امان کی نسبتی نااڑک صورت حال اور غایبی سہولتوں کی کمی نے سماج میں ایک خسارے کی فضائی خالا کا محل پیدا کر دیا ہے۔ حکومتی اور ریاستی اداروں کی کارکردگی نہ ہونے کی وجہ سے روزمرہ زندگی میں عوام کو ان سے کوئی دلچسپی نہیں پہنچاتی ہے۔ اقتصادی، مالی اور سیاسی طور پر زیادہ سے زیادہ اختیارات حاصل کرنے کیلئے اشرافیہ میں دوستگی ہوئی ہے جس کے نتیجے میں ریاست ناظمی اور عدم مساوات کا مظہر پیش کر رہی ہے جبکہ پاکستان کے احترام اور خوشحالی کیلئے بہترین طرز حکومت کا ہوتا ضروری ہے۔ آئی پی آر کی رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ سیاسی احترام کیلئے فیصلہ سازی اور حکومتی اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے عوام کی شمولیت بہت ضروری ہے۔ اخلاقی صفات پر مشتمل رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے کہ پاکستان میں ناقص طرز حکومت ہونے کے کافی شاہد موجود ہیں۔ جیسا کہ ملک میں سول سو روپیہ، ریاست اور افراد کے درمیان رابطہ کا کام کرتے ہیں جبکہ سیاسی سرپرستی اور عدم احترام کی وجہ سے یہ ادارہ کمزور ہو چکا ہے لہذا احترام کی یہ رسکشی ملک پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ اشرافیہ کی حیات میں سیاسی اکاؤنٹی کو وقف کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف یہ اشرافیہ مضمبوٹ ہوتی جا رہی ہے بلکہ دوسرا اداروں پر بھی اثر انداز ہو رہی ہے۔ انتظامیہ کو مرکز سے کنٹرول کیا جانا ہے جس کی وجہ سے احتسابی نظام کمزور سے کمزور ہوتا چاہا ہے سیاسی جماعتیں کمزور ہیں تیز میڈیا اور سول سوسائٹی ایس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ وہ کسی طاقت کو چیک کر سکیں۔ موجودہ حالات میں پاکستان کے ریاستی ادارے اس قدر مضمبوٹ نہیں ہیں کہ وہ ملک کے اندر بڑی تبدیلی یا گرد تھک کا باعث ہن سکیں۔ رپورٹ کے مطابق اگر ناقص طرز حکومت کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اگر چہ سول سو روپیہ میں ریاست کا چھڑہ ہوتے ہیں لیکن ملک کے اندر خراب طرز حکومت اس قدر مچھل چکا ہے کہ اس کی ذمہ داری بھی وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی ہے جس میں سیاسی قیادت اور معاشرے کے مختلف اجزاء شامل ہیں۔ اسی لیے ملڑی گورنمنٹ کچھ تھنک تھنک حکومت سے بہتر کام کرنی ہے ماضی کے دس سال میں ملڑی لیڈر کے ہوتے ہوئے اچ ڈی آئی سول گورنمنٹ کی نیت بہتر ہوا ہے۔ نیز اسی طرح موجودہ دور میں حکومت میں عوام کی شرکت میں بھی کمی آئی ہے 2006 میں ملک کے اندر 6628 اسٹبلیوں اور یومن کوسلر میں 85,000 منتخب افراد تھے جب کہ موجودہ حالات میں 7 مختلف باڈیز میں صرف 1207 منتخب افراد ہیں۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ ایسے ممالک جن میں بہترین طرز حکومت ہوتا ہے وہاں پر مضمبوٹ ادارے ہوتے ہیں جو ایک مطابقاً خالق بناتے ہیں وہاں پر جب عوام کو حکومت میں ہوتے ہے تو ادارے مضمبوٹ ہوتے ہیں نیز وہ ممالک جہاں پر بہترین اقتصادی پالیسیں نافذ ہیں وہاں پر مضمبوٹ ادارے پروان چڑھتے ہیں۔ پاکستان ان ممالک میں سے ایک ہے جن میں بھی ڈی پی کا بہت کم حصہ عوام کی فلاح کیلئے ترجیحات کا چننا کیا جاتا ہے اور وہاں پر مضمبوٹ ادارے پروان چڑھتے ہیں۔

رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں ایک ہزار افراد کیلئے صرف دو سو روپیہ میں جگہ اٹھیا، امریکہ اور دیگر ممالک میں ایک ہزار افراد کیلئے دو اعشار یہ پچھے (2.6) تا آٹھ اعشار یہ پانچ (8.5) سو روپیہ میں ہیں۔ ملک کے اندر گورنمنٹ کی انجام دہی ایک پیچلی سے کم نہیں۔ وہ لوگ جو کہ اہم عہدوں پر فائز ہیں وہ صلاحات لائکے ہیں لیکن یہ اصلاحات ان کی ترجیحات اور ذاتی قابلہ کیلئے تنصیح دے ہیں اس لیے وہ ایسا نہیں کرتے۔ آئی پی آر کی رپورٹ میں گورنمنٹ کو بہتر کرنے کیلئے کچھ سفارشات بھی کی گئی ہیں جس میں فیصلہ سازی، پروجیکٹ تینجنت اور پیکل پرائیوریٹ پارٹنرشپ وغیرہ شامل ہیں لیکن رپورٹ میں کہا گیا ہے یہ سب کچھ اسی وقت مکن ہو گا جب لیڈر پر حقیقی معنوں میں خود چاہے گی کہ ملک کا اندر بہترین طرز حکومت ہو۔ ملک کی خوشحالی کیلئے طرز حکومت میں بہتری لانا انتہائی ضروری ہے کیونکہ پاکستان خاص طور پر ان حالات کا سامنا کر رہا ہے۔ اب پاکستان کے لوگ بحمد اللہ ہو گئے ہیں اور جانتے ہے کہ صرف داوجنگ سے کام نہیں چلے گا بلکہ اس کیلئے بہترین حکومت عملی چاہیے تاکہ انہیں ملک میں قانون کی معملا دار نظر آئیں اور کوہتر سو روپیہ میں ہوں۔